جلد ۱۲ | بمبئی: دوشنبہ ۲۳ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۲

مقدمۃ الجیش

قدردانی عالم بالا معلوم شد

[illegible]

وہی ہے ایں چہ شک

[illegible]

پھر سخن درین است

[illegible]

چیف مجسٹریٹی یا گھر کی حکومت

ٹروا لوگ [illegible] بد زبانیوں سے کالا
رنگ ہو گئے ہیں۔ [illegible] بد نمائی ہو سکتی
ہو سکتے [illegible] بھی کوئی انسانیت
ہے کہ کسی [illegible] خان کا دماغ بلند
ہو کہ کالا آدمی کھانسی کے وقت آپ
اپنا گلا گھونٹ لے۔ ورنہ صاحب بہادر
ہر ماتحت کی ذات اور حکومت کی ڈانٹ
سے الحق بند کر دیں گے۔ یہ خواہش پوری
ہو گئی۔ چیف مجسٹریٹی ہوئی گھر کی حکومت
ہو گئی۔ مسٹر لیسٹن چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ
بمبئی نے اپنی سطوت و حکومت کا سکہ جمانے
کیلئے غالباً یہی حالت دکھانی چاہی تھی جو
بمبئی شہر کے تماشہ میں ایک بنگلہ والا ہندوستانی
بچوں کی ذرا سی حرکت پر جرمانہ کر دیتا ہے
اور حبس بیجا پیش کیا ہے کہ گرمی ہو یا ٹھنڈ
[illegible] غرض یہ کہ بات بات پر جرمانہ
[illegible] ہوتا ہے کوئی کیسا ہی عذر کرے۔
مگر وہ یہی سمجھے جاتے ہیں کہ ان تو مرو ٹھنڈ
وہی مسٹر مجسٹریٹ بہادر نے دکھایا تھا
[illegible] کھانسنے پر [illegible]
وہ کھانسی کے متعلق بیماری کا عذر پیش
کر رہا تھا کہ پھر کھانسی اٹھی۔ مجسٹریٹ بہادر
کا پارہ بھی بھڑک اٹھا۔ جھٹ سے ایک [illegible] پر
اور [illegible] بجائے دو کے تین لئے۔ وکیل
بیچارا جب [illegible] روپے تینوں پیش کر کے
[illegible] کہا گا [illegible] خیال کیا ہوگا کہ
یہ تو [illegible] سچ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر فرعونے را موسیٰ

کا حساب کر دیا ہے جنے سہرا [illegible] کو
ٹخنوں سے اوپر گھٹنا گھٹنے سے اوپر کولھا
کولھے سے اوپر منڈھا۔ مونڈھے کے اوپر سر۔
اگر اور بھی بلند خیالی ہے کام لو تو سر کے اوپر
پاؤں۔ غرض یہ کہ کوئی حاکم سر نہیں اٹھا
سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ صفت خدا جو ماتحت
کا دماغ میں ہمیشہ کے لئے تبدیل کریں چنانچہ
اور اپنے اپیل داغ دی مجسٹریٹ صاحب جو ناپاک
پہلے سمجھ میں ڈگری ہے نیست کی نبوا میں جو ہو گر
ان کو جو اپیل کا حال معلوم ہوا تو آنکھیں کھل
گئیں۔ وہ تو اپنے احکام کے استحکام کو
سمجھے ہوئے تھے۔ کیا عجب ہے جو یہ بھی سمجھتے ہوں
کہ رنگ لائیگی ہماری خود پرستی ایک دن
لہذا وہ جان تھا دیکھکے خود ہی انہوں
نے اپنی پالیسی کو بدل دیا۔ اور دماغ شریف
سے کہہ دیا کہ بجا یہ تو گری ہے بھائی بندی
نہیں۔ کھانسی کے بیچے بھیا یہ جھٹکے
کھنکار کے کیچلے۔ جو تیری بیت چیٹ کر چلے
سبھی کچھ سہنا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے ہیائی عنایت
کر کے قبل منسوخی کے اپنے حکم کو آپ ہی منسوخ
کر ڈالا۔ حوالات کہ پاک اب کھانسے چھینکنے
والوں کے لئے آزادی ہے۔ لیکن آپ ہی روکو
کہ حد تہذیب سے باہر نہیں۔ اسکے بعد اپیل کا نتیجہ
نکلا۔ جیسا ہم سمجھے اس جرمانہ ہر ماتحت ہر کیا اور
فرمایا کہ عدالت ناحق جرمانہ واپس کرے۔ کاش پہلے
ان مجسٹریٹ بہادر دوراندیشی سے کام لیتے تو ناحق
حکم کی یہ رونق خراب ہوتی۔ اسکا نتیجہ اب یہ نکلتا
کہ گر واقعی بہتہذیب صاحب بہادر کا دماغ پریشان
رہتا ہے کھانسی کا تا ثانا۔ وہ تو بجھی شد

اپنے پودوں کو پامال نہ کرو

بعض متعصب انگلش اخبار جو شعیبیا قنطلیوں
سے جلے ہوئے تھے وہ اسوقت خوب دل
کا بخار نکال رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ
گورنمنٹ نے اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر
کلہاڑی ماری۔ ناپاک سرشت کالا لوگ
رکھا یا پڑھایا تربیت دی لیاقت بخشی
ترقی کی راہیں سوجھائیں۔ اب وہ گورنمنٹ
کو لال پیلے دیدے دکھانے لگے۔ پاکیزگی
اور شرافت جسم پر۔ وہیوں کو حقارت کی نگاہ کر
دیکھنے لگے۔ یہ بڑے جو ہنا دیں حسابقر انیسٹی
ہیں۔ گورنمنٹ کو لازم ہے کہ ان کے غرور
کو پورے طور پر مٹا دے۔ ان کے گھمنڈ
کو ملیا میٹ کر دے۔ انکی غرور کو خاک
میں ملا دے۔ غرض یہ کہ منشا یہ معلوم ہوتا
ہے کہ تمام ایسے دیسی جو انگریزی لیاقت
حاصل کر کے گورنمنٹ کے مقابلہ میں عرضیں کریں
ان کو ایک دم سے دربار ردی کر دیا جائے۔
مگر یہ اونہی انگریزوں کے خیالات ہیں جو
حقیقت میں خود بہادر ہر باطن میں جو انگریز
کو سنجیدہ مزاج اور منصف ہیں وہ حقیقی
معاملات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اگرچہ مفسدوں کی نا معقول
حرکتوں سے انہیں صدمہ ضرور پہنچتا ہے تاہم
وہ صبر و سنجیدگی سے کام لینا چاہتے ہیں چنانچہ
پادری لیفرائے بہادر جو اپنی ذاتی لیاقت اور تجربہ
سے بہت جلد منصب کے درجہ کو پہنچے ہیں وہ ان
متعصب اخبارات کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہی
لوگوں کو ایسی جلی کٹی نہ سنایا کرو۔ اسکو ہمیشہ
گورنمنٹ کے زیر سایہ اور رحم کو انکی پرسا یہ رہنا ہو
پھر ایسی پالیسی کیوں اختیار کرتے ہو کہ وہ دشمن۔

بوڑھے منھ مُہاسے

دو ہفتہ ہوا پنجاب گزٹ اخبار میں ایک خط چھپا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصے میں ایک کمسن لڑکی سے نکاح کیا ہے۔ اور اسکا بھی لحاظ نہیں کیا کہ میں بوڑھا ہوں اسکی جوانی میں کیا رہے گا۔ نہیں یا تو وہ ڈرتے ہیں کہ خدا نخواستہ بدنام ہو جائینگے یا نہیں۔ ایک کسی شخص نے لکھا کہ یہ دانشمندی نہیں اور یہ مرض ہے جو بڑھاپے میں ایسا پیدا ہو جاتا ہے کہ دوسری شادی کر لیتے ہیں — ایک دوسری رنگارنگ اور لنگر رنگ ... خواہشات اور آزادی عشق سے بہتر کھیل اور ... کا سبق پڑھایا — اور وہ جو ... نیک صفتی پاک نفسی ... ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے شخص جو ساٹھ ستر برس کے بوڑھے ہوتے ہیں ... دوسرے خیالات ان کے جوانوں سے بڑھکر ہوتے ہیں۔ نہ معلوم حالت ... تو ایک یقین ہوتا ہے کہ آج مرے کل دوسرا دن۔ مگر نفس امارہ قابو میں نہ رہنے کی وجہ سے وہ ... کی فکر میں رہتے ہیں اور پھر یہ نوبت بھی پہنچتی ہے کہ جیسے کسی اور کا منہ دیکھا ہو ... بعد ازاں کسی اور کا منہ دیکھنا پڑ جائے یا اپنے پر ظلم کرنے پھر اسکو اپنا منہ چھپانا پڑے ... میاں کو ... کی چاہت ہے ... بہتر ہے کہ ایک بوڑھے صاحب کی ... ہے اگر یہ ادنیٰ عمر ... گر یہ ... ساٹھا پاٹھا ... کہتے ہیں ... لازمی سمجھتے ہیں ... ایک ... تلاش تھی مگر اب خدا ... پار لگا دی۔ مگر جب یاد آئی ... یہ برس ... منحصر تھی مگر وہ ... کہتے ہیں کر خدا اسکا ... ہے اسی تاریخ ... بندہ یا بندہ ... خدا ...

رُبانی عشق کے چھ لاکھ روپیے

یورپ میں عورتوں کی آزادی مردوں کے قابو میں کبھی نہیں آ سکتی ہے جب مرتے مرتے انکی یہ آرزو رہتی ہے کہ کوئی ہمارا چاہنے والا پیدا ہو۔ غالباً وہاں تعداد مستورات کے حساب سے مردوں کی نوبصورتی کی قدر ہوتی ہے جیسے ہندوستان کی مردم شماری بڑھی ہوئی ہوتی ہے وہی اعلیٰ درجہ کی معشوقہ سمجھی جاتی ہے ... اور ... دیکھکر یہی کہتا ہے کہ مرتے اگلے پیچھے بہاؤں ... اگر کسی لیڈی کو کوئی قدردان میسر نہ ہوا ... تو اسکی زیست مرگ سے بدتر ہو جاتی ہے اور مرتے مرتے اسی خیال میں اور ... آنکھیں لگائے رہتی ہے کہ کاش کوئی عاشق دلبر تو نظر آجائے ... کوئی اتفاقاً قبر کی مجاوری کیلئے نوکری مل جائے۔ چنانچہ حال کا واقعہ ہے کہ جرمن میں ایک عورت باوجود بہت ... تھی مگر کوئی قدردان اسکا پیدا ہوا یہاں شادی شادی ہوئی بچے ہوتے۔ اسکے علاوہ وہ بھی ... دل کی ہوس پوری ہوئی مگر مرتے مرتے بھی ... مرحومہ ... اس کس میرسی کو وہ اپنی ذلت کا باعث سمجھتی تھی کہ لوگ اپنے دل میں خیال کرتے ہونگے۔ اتنی بڑی دولتمند اور ... ہو ... کبھی عاشق نہیں رکھتی۔ اسی ... آخر انتقال ہی انتقال میں ... نکالی گئی۔ ... عشاق میں ... ایک صرف ... کہ آگے پیچھے کا ... کوئی ولی وارث نہ تھا ... لاکھ روپیہ نقد اور ... باقی رہتے تھے اور ... کہ اسی دولت کے ذریعہ سے کسی کو اپنا عاشق بنا کر ... سب کچھ ... مگر دنیا ... کو ... ہو گیا۔

ہم بہادر ہمارا باپ بہادر

ابتدا سے بنگال ... اور ... کی ... اور یہ دعویٰ کہ ہم بہادر ہمارا باپ بہادر ... بے شک۔ آپ بہادر ... کی بہرتی کیسے ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ... خواب و خیال نے اس قوم کو ... کر دیا ہے پرانی حکایتیں اور باپ دادا کے کارنامے سنکر بنگالی قوم ... ہے ... جاتی۔ اب اگر کوئی بزدل کہ دیتا ہے تو بنگالیوں کو ... لگ جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک انگریز کے جواب میں امرت بازار پتریکا لکھتا ہے کہ انگریز بنگالی قوم کو بزدل سمجھتے ہیں۔ یہ ... غلطی ہے ملک میں ہزاروں بنگالی ایسے موجود ہیں جو شیر چیتے۔ سور۔ جنگلی بھینسے سے کشتی لڑکر ... پچھاڑ سکتے ہیں۔ برازیل کی فوج میں ایک بنگالی بہادر کرنیل ہے۔ بنگالی ... بہادر نہیں ہیں۔ پرتگیزوں کے بہادر ہیں۔ یہ ... بہادری کا طفیل ہے کہ ... پر ... لارڈ ... کی بہادری کا ... لارڈ کرزن ... رہے ہیں۔ کچھ بھی نہ کر سکتے۔ اگر ہمارا بنگالی بہادر ... سالار ... پشت ... ہوتا۔ بنگالی فوج ... اگر چند ... بنگالی باہر نکلا تو انگریزوں کی کیا ہستی تھی جو بنگال پر قبضہ جما سکتے۔ غرض یہ کہ اب بنگالی قوم کی ... میں ... ہے ... یہ ... کہ ہمارے باپ دادا وہ کام کر گئے ہیں جو رستم ... اب ... شخص اس خیال ... مجذوب بنا ہوا ہے۔ اسکی کیا وجہ کیا بنگالی قوم ... تھی ... ہے ...

دو ہندوستانیوں کی سرفرازی

مسٹر مارلے تو بڑے وسیع الخیال اور آزاد منش نکلے اونہوں نے تو واقعی وہی کر دکھایا جو ہندوستانیوں سے امید تھی۔ ہندوستانی ہمیشہ اپنی کس میرسی کا رونا رویا کرتے تھے کہ ہم ایسے ہیں کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو۔ غضب خدا کا ہندوستان کی سی وسیع سلطنت۔ جسکے بل پر "یادگیرے نیست" کا فخر کیا جاتا تھا اور بجا فخر کیا جاتا تھا۔ اور اوسکی ایسی بے پرواہی اور اوس کے حالات سے ایسی ناواقفیت کہ بعض لال بجھکڑوں کی معلومات ہند کے متعلق سن سنکر ہندوستانیوں کی قسمت پر کبھی ہنسی آتی تھی اور کبھی رونا آتا تھا مگر اب برسوں کی دعاؤں کے بعد مسٹر مارلے کے زمانہ میں ہندوستانیوں نے میدان مار لیا۔ اس خیال سے کہ ہندوستانی راگ جو وزیر ہند کی کونسل میں ممبر گا رہے تھے خود ہندوستان کے ماہر فن استادوں کی زبان سے سنے جاتے تو کچھ لطف بھی آئے اور کچھ نتیجہ بھی نکلے کونسل کے تان رسین جناب وزیر ہند نے دو ہندوستانی اپنی کونسل میں نامزد کئے اور مسلمانوں کی نیابت تو نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی کریں گے۔ اور ہندوؤں کے وکیل مسٹر گپتا ہوں گے۔ ایک عرصہ سے افواہیں اڑ رہی تھیں کہ جسٹس امیر علی جو لندن میں مقیم ہیں یا ہز ہائینس آغا خان اس جگہ پر مقرر کئے جائیں گے اور ہندو ممبر مسٹر دت ہوں گے۔ مسٹر امیر علی اور مسٹر دت کی تقرری کی خبریں سنکر مسلمان اور ہندو اپنی اپنی جگہ پر مطمئن تھے کہ انتخاب اچھا ہے۔ یہ لوگ قابل بھی ہیں۔ انکی قابلیت ملک مانی ہوئی ہے۔ تجربہ کار بھی ہیں اور وفادار تو تھا ہی اونہوں نے اپنے وطن اور ہم وطنوں کی محبت کا ثبوت بھی دیا ہے۔ سچی بات ظاہر کرنے میں کسی ناجائز اثر سے دبنے والے بھی نہیں۔ مگر وہ بات نہ ہوئی

خانہ بدوشوں کا مسافر خانہ

لوگ سونگھنے میں یہ سمجھتے ہیں اب شاید حج میں آسانی آئے بلبلہ دیا کرتے ہیں۔ جہاں ذرا مشاغل ضروری سے فرصت لی۔ اور وہی حاجیوں کے مسافر خانہ کا جھگڑا لے بیٹھے۔ اور اب تو دیوانہ وار ہو رہے ہیں بات کا معاملہ ہے گورنمنٹ نے جو بمبئی کو حاجیوں کے سوار ہونیکا مرکز قرار دیا تو پھر بنگالی مہاشاؤں کی طرح دھڑلے سے زبانی جمع خرچ ہو رہا ہے۔ کہ پھر حج کا زمانہ قریب چلا آ رہا ہے اور اب بھی پہلے کی طرح ہندوستان اور دور دراز ملکوں کے بیکس حاجی بمبئی سے سوار ہونگے بمبئی کے کھلے میدانوں گلیوں کوچوں اور گڑھوں میں پھر وہی دلخراش سماں دکھائی دیگا کہیں ننھے ننھے معصوم بچے دھوپ کی تپش سے بیتاب ہو رہے ہونگے کہیں بیکس بیمار ضعیف العمر بیبیاں حاجات ضروری کے رفع کرسکنے سے کھلے میدانوں میں پڑی تڑپ رہی ہونگی کہیں سالخوردہ بوڑھے دم توڑتے دکھائی دینگے غرض کہ انہی دونوں کی آنکھوں کے سامنے ایک سال پہلے تڑپا دینے والا سماں پھر جائیگا۔ نواب سردار علی خان اور بمبئی سیٹھ نے جو لمبے چوڑے وعدے کئے تھے آخر انکا کیا نتیجہ ہوا۔ ارے میاں کچھ کرنا ہی تھا تو آخر اس تماشہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیا اخباروں کے کالم خواہ مخواہ سیاہ کرائے اور ایسی بیہودہ باتیں بنانے سے کہیں کی شہرت اور ناموری حاصل ہوتی ہے۔ ہماری رائے میں تو یہ جتنی باتیں ہو رہی ہیں نواب سردار علی خان اور سیٹھ کچھ پر اعتراض کئے جاتے ہیں محض فضول اور مہمل اور بیہودہ ہیں۔ ان دونوں نے خوب سمجھ لیا ہے کہ جو لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے ہیں اونکے لئے گھر کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں نکلے ہیں جتنی تکلیفیں اٹھائیں گے ثواب زیادہ ہوگا۔ انکی آرام کا بندوبست کر دیا تو انکے ثواب کو گھٹانا ہی ہے اگر راہ میں مر جائیں تو ہر ہر بات ہی حرج کا

[illegible]

اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ ہی گھڑ رہا ہے

خدا جانے اس نامسعود بڈھے قادیانی کو کیا ہو گیا ہے کہ بیٹھے بٹھائے ایک نہ ایک ایسا شگوفہ چھوڑ دیتا ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے دل لرز جاتے جاتے ہیں۔ جب یہ خاموش رہتے ہیں۔ تو یہ خود چھیڑ کر اون کو ابھار دیتا ہے کہ آ بیل مجھے مار۔ اور جب یہ دندان شکن جواب دیتے ہیں تو پھر اون کو کوستا ہے کہ خدا اون کو طاعون سے غارت کرے گا۔ ہیضہ ان پر مسلط کریگا۔ جیسے بہار پنجاب وغیرہ کی بھٹیاریاں کوستی ہیں ایسے ہی یہ بھی پوپلے منہ سے بددعائیں دیا کرتا ہے۔ اور آہ و فغاں کرتا ہے کہ مسلمان میری مٹی خراب کرتے ہیں۔ مگر اوسکی ڈھٹائی تو دیکھو کہ جب کچھ دن چین سے گذرتے ہیں تو پھر اوسکو کھلبلی اٹھتی ہے۔ اور کوئی فتنہ کھڑا کر دیتا ہے۔ چنانچہ آجکل جو اوس نے دیکھا کہ جو فرقہ گورنمنٹ کو اپنے پر پڑے لیگا وہی مخلص سمجھا جائیگا۔ آجکل ہندو اپنی بدعنوانیوں سے معتوب ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان اپنی فرمانبرداری اور وفاداری سے گورنمنٹ کی آنکھوں کا تارا ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کے اوس کے پیٹ میں قراقر ہوا۔ کہ میں کس طرف کا رہا کیونکہ نہ یہ ہندو نہ مسلمان اب اسکا رنگ بے ڈھنگ ہے تو کیا کرے۔

لہذا اوس نے یہ شگوفہ چھوڑا کہ ہندو مسلمان دونوں باغی۔ صرف ایک ہماری ذات بابرکات ہے جو **جہاد** کی بنیاد کو اوکھیڑ پھینکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ورنہ تمام مسلمان ایک خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ چاہیے کہ کوئی اسکو بھی کچھ

[illegible]

لٹھ مار بنے بہادر

مسٹر پنچ بہادر کو اپنی بہادری کے جتانے پر بڑا ناز تھا مگر اب یہی جاہتا ہے کہ اس ہم چشمے کو تو ٹھٹر کسی رستے کی ڈوم سے اندہ دیجئے۔ کیونکہ بہادر آپ دستخے کے ڈھیلون کی طرح پڑے پھرتے ہین جسکو دیکھو وہ بہادر بنا ہوا ہے۔ پھر یہ بہادری کی دعنت بڑا کیا بہی نہ رہے بیشتر لوگ پیٹے بانڈ قبضون کے بل پر بہادر کہلاتے تھے۔ یعنے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس جسکی دھال بیٹھ گئی وہی شیر مان لیا گیا۔ باقی یون تیر کے آڑے خان تر پچھے خان مونچھو پر تاؤ دیے وکریبہ نا کرتے لڑئی یہ بھی نہین سمجھا تھا کہ وہ ہین کس کھیت کی مولی اور کس باغ کا بھوا۔ اسکے بعد بہاری سرکار بہادر کی عنایت سے بہت بہادر بنگئے۔ رائے بہادر۔ خان بہادر۔ سردار بہادر۔ بہادر۔ وہ بہادر۔ غرض یہ کہ دو دو بہادر موجود ہو گئے۔ خیر یہ بھی قابل تسلیم ہین کیونکہ یہ زمانہ جان لینے دینے کا تو رہا نہین۔ اب تو اخلاقی بہادری کا زمانہ ہے۔ جو اپنی جان کر یعنے مال بر کھیل گیا۔ اور راہ خدا کے بدلے راہ ٹرسٹ مین لٹا دیا وہ بہادر اوسکا باپ بہادر جو پبلک کو باعث نہ ہب نقع پہنچایا۔ وہ بھی بہادر۔ اور ایمان کی تو یہ ہے کہ اس نفسا نفسی کے زمانہ مین اپنی کاڑھی کمائی کو دوسرون کی خاطر پنجابی کی طرح بہادر بنا پر ہے۔ وہ جو کار یا حق اعلیٰ درجہ کی نفس کشی اور فسٹ کلاس جہاد ہے۔ اب تو الجوع والعطش کا وہ زمانہ آگیا ہے کہ کسکی بکری کون ڈالے گھاس۔ اگر کسی نے کسی کی جھوٹے منہ صلاح کرلی تو سمجھو کر حاتم کے پیٹ پر لات مار دی۔ پھر بھینا بہادر اگر ختم ہو جاتی تو غنیمت تھا۔ مگر اب تو اسکی یہ ارزانی ہو گئی کہ ... ...

اہل قلم۔ اہل سیف اور اہل ڈنڈی

دبنے کا ہی ڈنڈا ہے جاتے ہین یا تو بابو جات جنگ و جدل کے موقعہ پر گھٹنون شوندہ رک بوندوگی قر تھر بتے۔ اور غدر کے جوش مین در و دیوار مین دور بھرون کو دی مارنے کیلئے پکڑ پکڑ کر کھینچتے تھے۔ حملہ آورون کے علاوہ پر ہتوا قدم آگے بڑھتے تھے تو پانے تین قدم پیچھے ہٹتے تھے۔ یا اب ہی بنگالی ہین کہ وہ تیان بچکا رہیکار کرگئے بیشتر پہلے اون کمبختون کی فطرت کی ایسی کایا پلٹ ہوئی ہے کہ بجائے کالی کالی ہولڈرون کے آہنی کے ڈنڈے ہاتھون مین لیکنے لگے۔ اور ہاتی عشد قوامہ پریٹ کی بنیاد ڈال دی۔ جب وصولی بند بنگالی اپنے زعم مین سورما ہوگئے تو پیا قدم بھی جو گنتو ما کے مصداق ہے مرکہنا پیل جنے کو تیار ہوگئی۔ اسنے بھی سمجھ لیا کہ اک ذرا ہاتھ پاؤن ہار دیتے اور تھوڑی سی اچھل کود کر لینے سے ہر شخص بہادر کہا جاتا ہے تو پھر ہم کیون پیچھے رہین۔ جب قصہ بڑا کریگا تو ہم بھی کا قدمی پیسے باز کی طرح ہاتھ ہلا دیا کرینگے۔ چنانچہ اسکی ابتدا قصبہ شمس پور ضلع میرٹھ کے جنیون نے کردی۔ چند دولہا تانگہ مین بیٹھکر میرٹھ گئے واپسی مین رات ہوگئی چند بدمعاشون نے اُنکو آپکا اُڑ مکی حال تو کھاتے ہی تھے ابتدا او نکو دیکھکر یہ بھی اوش کے آٹے کی طرح اینٹھ گئے۔ بدمعاشون نے کیا دیکھو بنی دال سمجھا کر تھالی منہ کو لگائی۔ اور شہزادا جو ہم دانت کھٹے کر دینگے چنانچہ تمام بنئے بہادر ہو گئے سبنے آستینیں چڑھا لینگے داو مردانگی دینے۔ وہ وہ بگڑ کر جائی کہ ڈاکوون کے قدم اوکھڑ گئے اور سب ع اوہام مین گردسوار و نہ بنکلے رفو چکر ہو گئے۔ ولد بجاہے بن نے بڑے ہوئے تر رو ون کے ساتھ

آستینین اوتارین اور مونچھین چڑہائین

اور کہنگار کر نعرہ مارا کہ اور کوئی اپنی کا لال جان سر بر لیکر ہو تو سنگے اوہون آجائے میدان مین۔ یہی میدان ہین جو کھان ہین گو کوئی اسقدر بار ہو آخر ب اپیا۔ جسکو اپنی جان دو بھر ہو وہ سر کیف ہوکر ہمارے آنے آجائے پھر کوئی یہ نہ کہے کہ لالہ لوگ جان بچا کر بھاگ گئے ع پر وہان کون تھا جو مقابل ہوتا۔ اور لالہ بہادرون کو مرد موت نامردون کے ہاتھ ایع نگاہ جانشر کو کنے کے اوان پنکا مضمون سچ کردکہاتا دیکھ اب ملون نے ہرطرف سناٹا دیکھا تو انکی خوشی کی کیا پوچھتے ہو۔ فتح و نصرت کی مسرت سے باچھین کھلی جاتی تھین۔ باد شجاعت کے نزاون کے مارے پھولے نہین سماتی تھین کرنی کسکے ڈر تھا اور کوئی کسی کی کیا فکر تھا غرض یہ کہ مظفر و منصور لالہ بہادر آگے بڑھے اب اون بھاگ گئے ڈاکوون کی شنیے کہ جب یہ نو زخمون کے بند ھنون سے فارغ ہوئے تو انکو خیال آیا کہ یہ جہادر آخر تھے کون۔ اس گاؤن مین تو بالعموم بنئے بستے ہین اُنکی بھلا کیا مجال جو یہ جیسے آگ بھی کر سکین آپ یہ کونسی سورما قوم آگئی جو انسے معلوم تو کرلین تاکہ آئندہ ہم آگاہ رہیں۔ پھر کیا تھا اونکے علم کیا ہر ن غرض بکو جگو ٹیے ڈاکوون نے بھاگ دوڑ کے فتح و نصرت کی برابر والون کو جا لیا وہ گرتے بھگتے تہے۔ وہ سمجھو یہ اور کوئی لشکر مقابلے کیلئے آیا ہے۔ انہون نے یہ خیال سے کو جو بیل مارے وہی میری لکڑیان زمین گر ان ڈاکوون نے لاکارا کہ خبردار ہاتھ بھوڑا اہر اٹھا یا ئی کیلئے نہین آئے ہین بلکہ تمہاری بہادری کی داد دینے اور یہ پوچھنے آئے ہین کہ تم ہو کون قوم ہو۔ تو یہ سنکر بنئے جو ذرا تو دیکرا اور سینہ تان کر کہا کہ ابے تم نہین جانتے ہم ہین کون ہم بنئے ہین بنئے۔ اس لفظ کا زندہ جادہ ان زخمی ڈاکوون پر کچھ برقی مادہ ہو اور کیا غریب نے پیشانی مار دیا۔ کہ ڈراتے بڑے پگڑ منوا کو اتنی دکھانے زرار ختم و نصرت ہی کر

معرکۂ آرائی

ہر اک شعر اپنا معشوق کو پیغام زبانی ہے
دلیل اس پر ہماری نظم کا کافی بیانی ہے

پنج بہار - گذرے - گذرے - ارے ابھی اس سے آگے کا ہی کچھ ٹھیک ہے - آنے کے ساتھ ہی زرد رو ناتھ گئے - گذرے - قبلہ پھر کوئی بھیتی تو بری نہیں خالص نستعلیق انگریزی لفظ ہے - یقین نہ ہو تو ڈکشنری کے دو چار حرف پڑھا لیجئے - شاید حضور نے مجھے پہچانا نہیں - ذرا افیون والا ہاتھ آنکھوں پر پھیرئے تو سہی - کیوں مرشد ابھی ہوں آپکا ماننے یار - شاعر بے بدل آپکا ظرف - سمجھے؟ پہ خوش تشریف رکھئے آپ ہیں - جی ؎

سانپ صحبت ہی کا مجھکو تا نخ تیر ہے

پریشانوں کے گرد پھر پھر دن سب، رہ اتری قبح واللہ خوب ہے - ان پہلے غیر حاضر کا سبب گل ٹھا دیجئے - حضرت کیا بتاؤں - ایک ناگہانی آفت میں مبتلا تھا بہت عقل کی تیزی بھی اچھی نہیں ہوتی - وہ جو آپنے سنا ہو ؎

ستم دشمنی طبع تو برمن تمام شدی

کبھی کسی پرانے فیشن والے سے یہ بات سنی بھی ہوگی کہ سعدی کا قول ہے ؎

ہر بلا در منافع بیشمار است

دوسرے مصرعہ سے خبر نہیں - ولیکن پورے پورے طور سے حس گئی کہ کسی سرکار و دربار میں علاقہ تک نہیں - بس قبلہ پھر کیا تھا - موقع بھر پاکر رزق سے نازل ہی تو ہو گئے - رئیس صاحب پوچھنے لگے مزاج کی خدمت میں پہنچ کر بادشاہ ... کی قسم

مجھے تو رتی بھر بھی شک نہیں صحبت گرم تھی دو دونا سفید پوش بھی ہوئے تھے - ایک صاحب پاجامہ پہنے پڑے ہوئے تھے - میں نے دیکھا ایسے میں چوکنا ہی مناسب ہے - پانچ شعر جوڑ جاڑ کر تڑاق سے بول اٹھا قبلہ میں نے بھی کچھ اس طرح میں کہا ہے - یہ کہنا تھا کہ سب جانب متوجہ ہوگئے دوربین لگا کر اس جانب کا معائنہ کرنے - ایک لنگڑا حکیم حسب تقاضائے خبث باطنی پوچھنے لگا - کیا آپ شاعر ہیں؟

مصاحب: - شاعر نہیں بلکہ فائز ہوں انگریزی زبان سے تھے نابلد - لگے بغلیں جھانکنے پھر کیا فرماتے ہیں - تلمذ کس سے ہے؟

(میں) میری سے - تب تو اور بھی چکرائے آخرش غزل پڑھنے کی فرمایش کی - پھر کیا تھا مابدولت کان پھٹپھٹا - لگے جھوم جھوم کر پڑھنے ایسا انا خرین داد طلب مطلع عرض کیا ہے - مطلع ؎

محو رستے ہوئے میں چپکا آہستہ آہستہ
سکھا لیا ہے عہد کا رونا آہستہ آہستہ

(رئیس صاحب ہنسکر) خوب کہا ہے - اور سب دم بخود تھے -

(میں) حضرت شعر ملاحظہ فرمائیے - شاعری اسکا نام ہے - اور کیا ؎

ترس کھانے وہ آئے ہیں - جانکو کہتے ہیں
برس بیٹھا ہوا ابر بہار آہستہ آہستہ

یہ سنکر تو بہکے سب اور چپ ہو بیٹھے - کیا خوب کہا ہے - سبحان اللہ - پھر فرمائیے (میں) جناب ہٹو کوئی اور کلو معترض ہوں گے - بندہ بار بار شعر پڑھنے کا عادی نہیں - ادبیانہ مضمون سنئے ؎

نہ جنکا بات کرتی تھی زبان لکھ سناتی ہیں
بنے تہذیب کے پتلے گنوار آہستہ آہستہ

ایک ماسٹر صاحب نے فرمایش ہنستا ہنستا معاف کیا کہ انگریزی محاورہ کا مضمون سنائیے - (میں)

بسم اللہ - سنبھلئے ؎

ہمارا میم صاحب سو گیا ہے جاگ اٹھیگا
سنا سردار بیرے کو پکار آہستہ آہستہ

لگے انہوں دوسرا شعر بھی سنایا گیا ؎

عجب کیا ہے اگر رشتہ تعلیم کی چھوٹے
الف بے سے لگیں پڑھنے چابا آہستہ آہستہ

(رئیس صاحب) واللہ کیا چلتی ہوئی طبیعت ہے (میں) جھک جھک کر تسلیموں کے ڈھیر لگائے دیتا تھا - پھر میں نے دوسرا پانچواں شروع کیا ؎

ابھی فتنے نہ اب کیا کیا اٹھینگے بزم عالم میں
بہینگی ندیاں خون کی ہزار آہستہ آہستہ
لگا ہے تیر کاری ٹیکس کا جیسے کلیجہ میں
کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

اسپر بھی کچھ نہ بیٹھ رہے - تعریف ہوئی - آخر کار بندہ درگاہ نے اس شعر پہ تمام کر دیا ؎

رقیب روسیہ کا پیچھا نہ کرنا دیکھنا
نکالو گے یہیں دلکا غبار آہستہ آہستہ

حاصل کلام باوجود اس جدو جہد کے عروس ملازمت ہم آغوش ہونا نصیب ہوا - دل کے فاقہ قبول نہ کبھی گھر سے قدم باہر نکلیگا - بی عمدہ جان بی شہزادی - بی نظیر جان - بی سندر کے حسن خداداد کو دونی ترقی ہو - تاکہ جہاں تک کی نقدی سے پیٹ بھر لیا کریں گے - چلئے فرصت ہوئی لو دعائیں دیتا ہوا رخصت ہوتا ہوں ؎

اب تو جاتے ہیں بتکدے سے میر
پھر ملینگے اگر خدا لایا

راقم

ہمکو تحفہ سے جو تعلق ہے آئیں گے
مضمون کا مطلب ... نامہ لاش کے

بقلم جگر از لبوان

نئی روشنی کی مجلس

یا ربا پنچ بہادر۔ ہندوستان میں نئی روشنی نے عبور کیا کیا۔ ایشیائی ڈکوسلے چکر گھنیان کھانے لگے۔ دھوان دھار اسپیچون کا زور شور پیچدار تقریرون کا پچڑو۔ پھر پھر کی پھنڈ ذرا لوٹی کی طرح چٹک کر آسمان میں شفق سے مل گیا۔ تالیوں کا بجنا۔ چوتڑون کا پیٹنا سونے مین سہاگہ۔ اس شبہ کر اگر رجنگ چاٹ جانے کا ڈر نہ ہوتا تو بندہ اپنے کو پرانے دقیانوسی بزرگان شریعت میں شامل کر لیتا۔ لیجئے آپ بھی کان پھیپھنا ڈالیے۔ اور اعتقاد راسخ ہے اودہر نظر کیجئے۔ کل ایک جلسہ مین اتفاق کا گذر ہوا۔ الحمد للہ کہ تفصیل علیہ ما علیہ پر نظر پڑی تو تجربے سے معلوم ہوا کہ الشہ گیا ہو اب بڑی بڑی اسپیچ جنکو آپ شاید گورنمنٹ سمجھیں گے۔ کیسی کیسی شیرین بیانی کے ساتھ سننے مین آئیں۔ کہ واہ جی واہ۔ غور کیا تو کانگرسی بھنبھناہٹ تھی۔ چند عالیہ دماغ مقررون کی لیاقت کا نمونہ پیش ہے۔ سنئے

لکچر زبانی مولوی قیانوس کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کچھ ہوتا ہون مین استادہ اور دیتا ہون مین لکچر آپ حضرات علماء اجل اور فضلائے اکمل کے سامنے۔ لہذا کہتا ہون مین امید کرینگے آپ تالیان اور کرینگے مجھے مسرور۔ یہ لکچر سنکر جیسے سنی ہین کانگریسی تقریرین۔ او سمجھا نہین ہون اونکا مطلب۔ مگر کہہ سکتا ہون کہ ہے وہ راندہ درگاہ۔ اور پھری ہوئی ہے اللہ پاک سے اور نہین ہے شریک ہونے کے لائق۔ اور دیتا ہون مین فتوی کہ ہوگا جو کوئی شریک اوسمین گا ڈیلیگیٹ وہ نکال دیا جائیگا جلسے سے۔ اور لگائے جاینگے اوسکی گردن پر دُرّے۔ جنکی تعداد ہوگی پوری چالیس۔ مجھے ممکن نہین اب زیادہ بکنا۔ لہذا ہوتا ہون مین چپ اور بجاتا ہون مین تالیان۔ اور ختم کرتا ہون اپنی تقریر۔

تقریر زبانی مسٹر گھر گھرج گھوش کی

جنٹلمین! آپ سب لوگ ہمارا لکچر (تقریر) سنا مانگتا ہے۔ ڈر سے (غور سے) سنئے آپکا لوگ کا گورنمنٹ کا تماشا اتفاق (موافق) سمجھتا۔ ام کہتا ہے۔ گورنمنٹ کس کا نفاق ہمکا (نالائق) اسپیرو ڈیٹ سمجھنا مانگتا۔ ام ترکی (ترقی) کرنا مانگتا۔ سرکار ام کا کیون ڈک (دق) کرتا ہے۔ آپ لوگ آپس مین مل کر نہین رہنا مانگتا۔ نہین ام ایک ڈن مین جہاڈ کی کا کر پانے اودکا نکال دینا سکتا۔ آپ لوگ کیون نہین کانگریس مین شریک ہوتا۔ نہین کون سا حرج آپ لوگ سمجھتا ہے۔ ام کا چرخ سے ام کابل ہو جائیگا۔ اور ویسے تو ام کسی طرح اپنے بچاتے ہی کابل (قابل) نہین ہو سکتا۔ باپ رے باپ۔ آپ لوگ کیسا جولم (ظلم) کرنا سکتا ہے۔ ایشا موکا (موقع) آگے سے چھوڑتا ہے۔ ام آپ کو رشوت بھی دینا سکتا ہے۔ آپ جو ورد (مزدور) مددگار بنیگا تو ام کو امددی (ہمدردی) اچھا کرنا سکیگا۔ چیرز

تقریر زبانی ٹھاکر کھیم چند جی کی

سنترانیہ! ہم تہارا کانگرس وانگریس کرنا نہین سمجھت ہین۔ ہمری تو تلوار جب چمک کرت ہین کھرن کھرن (کھرن کھرن) پکارت باقی (پکارتی ہے) تو ہرے جوہر آپ سارے پنچ دیکھت ہی (دیکھین) ہمکو تو رو دیت (آپ) ٹنک ٹنک (عمدہ عمدہ) کپڑوا (لباس) پہنایی (پہنا) جلسہ مین بیچ ویل باٹی (دیسیہ بچھے)۔ ہم گرفت بانی بیچے (چلیے) کو طیار بائی۔ اور جب ہم جیائی (جائینگے) تو لوگ لوگ دیہت بہت بتیان۔

راقم ۔ زار بدایونی ۔ از گورکھپور۔

لیڈی نامہ

پیارے پنچ۔ لیجئے۔ بعد مدت غزل یار سید کرتا ہون لیجئے اور جلد لیجئے۔ حضور کی قسم شاعر تیکا ڈریا ہی ہون تک دیا ہے کچھ سنا ہو تو تعریف کرتے جائیے گا۔ ہمارے ہان کے کسی جنٹلمین نے لندن سے پیاری لیڈی کے نام خط بھیجا تھا جسکی نقل حاضر ہے لیجئے ملاحظہ ہو

تو زمانے مین ہے وہ شوخ ستمگر لیڈی
کوئی عالم مین نہین تیری برابر لیڈی

درد سے لوٹ رہا ہون سر بستر لیڈی
آج تابو مین نہین ہے دل مضطر لیڈی

شوخ چنچل طرحدار ستمگر لیڈی
لیڈی کتے کی طرح رہ گئی بھنسکر لیڈی

شمع چراغ سحری ہے تو وہ تندہی ڈیوٹ
قال تمنا سا ہے ترے رخ پر لیڈی

جلد آ۔ ورنہ کر بہر خدا شکل دکھا
بے ترے چین نہین ہے مجھے دم بھر لیڈی

قتل عاشق کو جو کرنا ہو تو یہ ہے ترکیب
سامنے آئینہ ہو ہاتھ مین خنجر لیڈی

کاڑنگی تیری محبت سے پہ کا فو [illegible]
وصل تیرا جو کسی شب ہو میسر لیڈی

تیرا کوچہ ہے کوئی بھول بھلیان شاید
پھیر پھیر بھی جہان کھاتی ہین چکر لیڈی

ربط نامردون سے تم نہ بڑھاؤ اتنا
غیر کے ساتھ نہ جایا کرو گستاخ لیڈی
کوئی بیگار میں مت کو نہ پکڑ لیجائے
یون نہ راتون کو پھرا کیجئے گھر گھر لیڈی
گدگدی سے کہیں دشمن کی نہ چونکا کیجے
سوتے ہیں مُردون سے یون شور لگا کر لیڈی
آنکھیں بادام کے مانند ہیں ابرو ہیں محور
سانپ ہے سفلون سے دنیا کی بھی بڑھکر لیڈی
کان پیچھے ہے ہین سر پہ بنا ساتھ ہمہ بار پڑا
ناک گھڑی سے تو چہرا ہے جھیو نہ لیڈی
اور وہ لبہین تر و تازہ ہین بھی کچھ بڑھ چڑھ کر
دانت آبدار کے وائی ہین سراسر لیڈی
یہ سب گت ہم تو نہیں شوخ نگار ؎
خود ہمین کہہ گئی کیا آپ سے ہنسکر لیڈی

راقم

شوخ نگار کرم فیروزپوری

ہم جب اپنے جنون پہ آتے ہین
وقت کی خبر بتاتے ہین

مسٹر پنچ بہادر۔ عافیت بخیر باد تسلیم کا لوہ جیسا بنتا ہون اسکو بھی پیٹ مین اتار جایئے میں نے سنا تھا کہ آپ پیٹ کے مارے کسی کے لئے بیٹھ کر بہت سے علوم پھانک گئے ہیں۔ چلو ہماری ایک بات تو بتاؤ۔ خوب شاید یہ دولت کی مشق تک نہ سمجھ آئیگی وہ حکم کا ہا۔ حضرت یہ رمضان مین بالانہ ہتی پیتی نہیں لگی ہے۔ خیر ہم تو یہ کہتے ہین کہ بڑھتی دولت کو خدا بڑھائے لیکن وہ بات تو بیان کیجئے جس کے کہنے کو جی سے تمنا ہو رہی ہے کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا شکر کی دھڑ مانا کہتا جا رہا تھا کہ جیسی جسکی ریت۔ ویسا سبھاؤ اینجانب نے چارپائی پر پڑے پڑے صبح تک زور لگایا لیکن معنون کی کل درست نہ بیٹھی۔ بھئی خاصی۔ فارسی یا چھوڑ ما کے وقت کی کہاوت نکلی۔ بہتیرا ہی اسکے پر اسکے معنے کسی دھوتی پرشاد برہمن سے پوچھنے لگا۔

نہین حضرت یہ نالے ہالے ٹھیک نہیں معلوم ہوتے ہین کچھ سنسکرت ہو گا۔ اچھا سنئے ہر ایک معنے بتاتا ہون۔ لفظی ترجمہ خود کر لینا۔ یہ تو کوئی مشکل کام نہیں۔ مثلاً اول تو اینجانب کا مرنا بہت ہی دشوار اور مشکل۔ ان آپ کی جان سو درہ کبھی دم چرا ہی گئے تو فرمائیے مر کر کیا ہونگے کیون صاحب پھر مین سے پوچھا۔ ہان۔ سنئے ولی ہون گے ولی۔ کیونکہ ہم ٹھہرے پنچ کے نامہ نگار۔ رندون مین رند۔ متقیون مین پرہیزگار۔ نیک خو۔ راستگو۔ پیر دہلوی۔ جہان کا کچھ کچھ دل۔ اب بھی ولایت میں کیسکو شک رہے تو وہ جانے اور اسکا دین ایمان۔ اینجانب کو تو رہا نہیں۔ اسلئے کہ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔ کیون کیسی کہی؟

اچھا حضرت رنڈیان مر کر کیا ہون گی؟ غریب گھوڑیان جو آٹھ پہر۔۔۔ دین اور کان ہلائین۔ جیسی جسکی ریت۔ ویسا سبھاؤ۔

ادہر اور لکھنے پڑھنے والے؟ دہوبی کے کتے۔ گھر کے نہ گھاٹ کے۔ یہ کیون؟ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

ڈوم مر گیا تو جھینگر ہو گا جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

جولاہا مر گیا تو مکڑا ہو گا جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

منشی مر گیا تو ٹڈا ہو گا۔ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

درزی مر گیا تو چوہا ہوگا۔ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

پنواڑی مر گیا تو گلدم ہو گا۔ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

نائی مر گیا تو منڈی بھیڑ ہو گا۔ جیسی جس کی ریت ویسا سبھاؤ۔

رنگریز مر گیا تو گرگٹ بنیگا جیسی جس کی ریت ویسا سبھاؤ۔

بنیا مر گیا تو چیونٹا ہوگا۔ جیسی جس کی ریت ویسا سبھاؤ۔

برہمن مرا تو سانڈ بنیگا۔ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

قصائی مر گیا تو بجو ہو گا۔ جیسی جس کی ریت ویسا سبھاؤ۔

اور چمار مر گیا تو بگلا ہی۔ جیسی جسکی ریت ویسا سبھاؤ۔

راقم

کیون پھر کر وہ شوخ بلا کے مرے آگے
کچھ مین نے ہی کی ہو گی جو آئے مرے آگے

بقلم راستگو دہلوی

اور چرخ کا دیا جلا دو جاتی

ایسا ابلیخ رہ گیا تیرے۔۔۔ کا جوڑ جلا دو ارے صاحب کر ان گیا۔ اگلی وہی۔ وہی کا نام جس سے تھا ایک عالم پریشان۔ کیا جنید خان جی نہیں بلکہ اونکا باپ کیا بتیلا خانی بیگم جی نہیں اون کے بھی باپ کا باپ تو پیر کرن جی ہلاکو خان بہادر علیہ اللعن کروڑون جانون کو اپنی آغوش منحوس مین لے چلا یا۔ شہر کے شہر برباد۔ جنگل آباد۔ خدا خدا کر کے منحوس ٹلا۔ خلقت کو اطمینان ہوا۔ ہم شماری سے فرصت ہو گی تو مردم شماری شروع ہوئی

قصبہ سمانہ پر بخت گڑھ بنگل سے نو ہزار چھ سو
چھبیس ہیں سے ۱۰۰۰ انتقال کر یا قی ہے۔ کل
قصبہ کی رونق سے پچاس رونق ہزار۔ دو میونسپلٹی
کی آمدنی بھی ۲۵ ہزار۔ حکم ہوا کہ رونق نہ رہیگی
ہو گی لیکن کل آمدنی میونسپلٹی بغلت پوری
ہو۔ اب بعد غور و خوض لسبیار کے فیصلہ
ہوا کہ اس کمی کو ہر لائن کے ٹانہ میں سو پوری
کرائی جائے۔ افسوس کری موچھوں
والا پکڑا جائے داڑھی والا۔ ہائے یہی
ظالمون ملعون چلتے چلتے یہی داغ دیکر
گیا۔ بھیا پنچ قلیل معاشی حسین کرایہ
مکان ذیل جسکا تذکرہ تیسرے ہفتہ کی ملاقات
میں بندہ عرض کر چکا ہے۔ اب اوسپر طرہ یہ
ہے کہ حیثیت ٹیکس سمند ناز پہ اک اور تازیانہ
ہوا۔ وطن کے مسکینہ مکان پر چوکیدار علیحدہ برنش
سنو پنچ۔ گو ہم مشکل ورنہ گویم مشکل لیکن
دنیا بامید قائم۔ امید ہے کہ ہماری فیاض
گورنمنٹ از راہ تلطف اس حیثیت ٹیکس
سے معافی دیگی۔ اور اوس کے صلے میں اپنے
ٹکڑوں اور دن سے یہ دعا نکلیگی کہ خدا گورنمنٹ کے
اقبال کو دن دونا اور رات چوگنا کرے۔
(مسٹر پنچ بولو میش باد) بلکہ ہم دیگروں کے
رہنے کے واسطے مکان کا انتظام فرمائینگی۔
جس سے تکلیف بھی برداشت نکرنی پڑیگی۔

راقم

برمن سنگر بکرم خریش نگر

بقلم

غضب کا شعلہ میرٹھ

جاسوسونکی رپورٹ میں

۲۶ - کو پونہ میں احمد نامی ایک سوار سیپاہی
گھوڑے کو میدان گھوڑ دوڑ سے اصطبل کیجانب
لا رہا تھا۔ یکا یک گھوڑا الف ہو گیا اور بعد ازاں
ڈرانے بھڑکا ہوا ایسا بھاگا۔ آخر ش میدان
کے ایک درخت سے ٹکرا گیا۔ ایسا شدید
صدمہ پہونچا۔ کہ سوار مع گھوڑے کے زمین
پر گر کر عدم آباد کو سدھار گیا۔

ایک پچیس سالہ جوان برہمن عورت مسماۃ
رام دلارے کو عدالت سشن جہانسی سے تین
سال قید سخت کی سزا ملی ہے۔ اپیل میں دخل
ہو گئے یہ اپنا معصوم دودھ پیتا ہوا بچہ عمداً
ریل میں چھوڑ چلدی تھی۔ بیوہ ہونیکی وجہ سے
اپنی اور بچہ کی پرورش نہیں کر سکتی تھی بچہ
مرض نمونیہ میں مبتلا تھا۔ چند گھنٹے کے بعد مر گیا۔

حضور وائسرائے کی مجلس وضع قوانین
میں مسلمان کے لئے جو چار نشستیں مقرر
کی گئی ہیں اون میں سے دو ممبروں کو خود
حضور وائسرائے ہند اپنی جانب سے منتخب
کرینگے۔ اور باقی ممبروں کے لیے بنگال مشرقی
بنگال۔ آسام۔ اضلاع متحدہ۔ پنجاب بمبئی
اور مدراس کی جانب سے یکے بعد دیگرے
انتخاب کرنے کی نوبت دیجائیگی بہار اور اضلاع
متحدہ میں مسلمانوں کی آبادی کثرت سے
نہیں ہے لہذا ان پر ایسے خاص دنگے ٹوں
کی کوئی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوئی ہے۔
ٹائمز کا خاص نامہ نگار متعینہ پیکن نے تار دیا ہے
چین نے فرنچ اور جاپانی سفارت گاہوں کے ایک
ہی مضمون کے نوٹ ارسال کرکے لکھا ہے کہ
فرانس اور جاپان کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے
اوس سے چین کی خود مختار حکومت کو صدمہ
پہنچنے کا احتمال ہے لہذا وہ اس امر کی ضمانت دیں
کہ ممالک چین میں انکے اس معاہدے سے صلح
وامن قائم رہیگا۔ مذکورہ بالا ہر دو سفارتگاہوں
نے جواب دیا ہے۔ چین کے خود مختارانہ حقوق
اور اختیارات کو اس معاہدے سے کوئی نقصان
نہیں پہونچیگا۔ اور چین کے قومی فخر کو بھی اس سے
کوئی ضرر واقع نہوگا۔

ڈاکٹر [illegible] کی نوزرہ اصلاحیں منظور
کرلیں اور کہا کہ اضلاع بلقان کے متعلق آسٹریا
اور اٹلی کے خیالات مساوی اور متحد ہیں۔

برٹش کاٹن گروورس ایسوسی ایشن
(کاشتکاران روئی کی انجمن) نے ایک پر
تکلف مجلس ضیافت منعقد کرکے مسٹر ونسٹن
چرچل کو منچسٹر میں مدعو کیا تھا کہ روانگی مشرقی
افریقہ کے قبل انکے خیالات سے استفادہ کیا جائے
مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے امید قوی ہے کہ
عنقریب یونائٹڈ ویسٹ افریقہ درجہ اور کارآمد
کاموں میں ہندوستان سے دوسرے نمبر پر
آجائیگا۔ اور یہاں کے روئی کے کاشتکار
دنیا کے باقیماندہ حصص سے زیادہ اپنے دھکو
کے جھنڈے کھڑے کر دینگے۔

ڈاکری جزیرہ واقع ڈبلن میں ایک گروہ
کی جانب سے یونین جیک (برٹش پھریرا)
جو اٹلانٹک کے بیڑہ کی آمد کی یادگار میں
ٹاون ہال پر اوڑایا گیا تھا گرا دیا گیا
اور بندرگاہ میں پھینکدیا گیا۔

ہز مجسٹی شاہ کابل سات تاریخ ماہ
حال تک ہرات میں تھے۔ جہاں وہ گذشتہ
ماہ کی دس تاریخ سے جہاں قیام پذیر ہیں
مزید خبروں کا انتظار ہے۔

جگنتر کے حملہ وار کا مقدمہ

مسٹر کنگز فورڈ مجسٹریٹ کلکتہ نے ۲۰ اگست کو جگنتر اخبار کے متعلق حملہ کرنے کے جرم میں جوتش چندر رائے ایک طالبعلم اپنے کالج اور سلیندر ناتھ بوز جگنتر آفس کے اسسٹنٹ کو ڈنکو انسپکٹر پرسی اور لاہیری پر حملہ کرنے کے جرم میں پیش تھے ملزم اول اور دوم کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی نذرا اور سنکے۔

اسدن دوپہر کو قریب ۱۲½ بجے چند بنگالی جگنتر کا مقدمہ سنکر عدالت سے واپس آ رہے تھے۔ ان کے کپڑے سے جو کمبلا سے ترنگے باندھ کے ملازم دنے جلیانہ میں باندہ و دسے کی حد لگانے لگے پولیس نے روکا کہ یوں الو ہوے ہو ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے بھو ٹیروں میں چلے جاؤ لیکن بھلا نگ سرے سنتے والے تھے بپھر گئے اور مار شالامار کی تان پر تقریر کرنے لگے۔ خبر سنکر ایک سفید وردی والا انسپکٹر دیکھا ہوا آیا۔ یہ دیکھکر تمام سورما بنگالی ہرہر ہو گئے ایک دھیلا بیٹھ گیا مقدمہ چل رہا ہے۔

سندھ کے ملزم کا مقدمہ

اخبار سندھ کے ملزم کا ایڈیٹر ارا چند اگروس منویانہ مضمون لکھنے کے جرم میں تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ الف کی رو سے گرفتار کیا گیا۔ اسکے متعلق مقدمہ ۲۶ اگست کو پولیس کورٹ میں پیش ہوا تھا۔ سرکاری دلیل سنے ملزم کے خلاف جرم کی تشریح کی۔

اوسکے بعد ملزم کی جانب سے گواہ پیش ہوے اور انکے اظہارات قلمبند کیے گئے۔ بابو میں چند ربال۔ بابو سائمنڈ کے اظہارات لیے گئے۔ ایک گواہ پر تو غشی کی حالت طاری ہو گئی بابو مین چند نے حلف لینے سے انکار کر دیا۔ اور زیادہ کہنا چاہتا تھا کہ صاحب مجسٹریٹ نے کہا یہ عدالت ہے جلسہ نہیں ہے کہ تقریر کیجاے اسپر بھی اسنے تقریر جاری رکھی لہذا اسپر اہانت عدالت کا جرم عاید کیا گیا اور مقدمہ ملتوی رہا۔

مسٹر اسکوئتھ نے مقام کوشیم پر۔ مسٹر ہولڈن نے لینیڈل پر اور مسٹر چرچل نے مقام جیدل پر تقریریں کیں جنکا ماحصل ممبران ہوس آف لارڈز اور انکے اختیارات تھے۔

کہا کہ قوانین مرتب کریگا جو مجاز ہاوس آف کامنز کے ممبروں کو حاصل ہے ویساہی حق ہوس آف لارڈز کا قابل غور ہے۔ مسٹر چرچل نے ظاہر کیا کہ ہوس آف لارڈز کے ممبروں کی رائیں جانے کے قبل ہوس آف لارڈز نے جو مسودہ رد کر دیئے ہیں انکو حتی الامکان ازسرنو پاس کرنے کی تجویز کی جائیگی۔

مدراس سے خبر آئی ہے کہ مقام کاکینڈا میں جو شورش برپا کی گئی تھی۔ اسکے متعلق گرفتار شدہ ملزموں کے خلاف چیف مجسٹریٹ نے اپنا فیصلہ ۲۴ کو سنایا۔ کل ملزم مجرم قرار دیے گئے تھے۔ پہلا ملزم جو ڈسٹرکٹ فارسٹ آفس کا کلرک تھا اسے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی اور ۲۵۰ روپیہ جرمانہ۔ اگر رقم جرمانہ نہ ادا کرے تو اسے مزید ۶ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم کیا گیا مجرم سوم و چہارم کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور دو نمبر کو ڈیڑھ سال اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اگر جرمانہ نہ ادا کریں تو ۶ ماہ قید مزید ملزمان نمبر ۸-۹-۱۰ و ۱۱ کو ۱۸-۱۸ ماہ قید سخت اور ۵۰-۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی اور اگر رقم جرمانہ نہ ادا کریں تو تین ماہ قید مزید کی سزا کا حکم کیا گیا۔ مجرم نمبر ۱۲ کو ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا کی گئی۔ اور ۱۵۰ روپے جرمانہ اگر رقم جرمانہ نہ ادا کرے تو ۶ ماہ قید سخت کی مزید سزا دی گئی۔ مجرم نمبر ۱۳ - ایم نرسی راؤ بی اے کو دو سال قید سخت کی سزا اور ۲ سو روپیہ جرمانہ اگر جرمانہ نہ ادا کرے تو اوسے ۶ ماہ مزید قید سخت کی سزا دیگئی۔ باقیماندہ مجرموں سے قیام صلح اور عمدہ چال چلن رکھنے کے متعلق بڑی بڑی رقم کی ضمانتیں لی گئیں۔

مسلمانان سورت نے ایسی ایک عرضداشت کے ذریعہ چاہا ہے کہ انتخاب میونسپلٹی میں ہمکو بھی حق دیا جاے۔ دیکھیے کیا حکم ملتا ہے ابھی کچھ ہوا یا نہ ہو بغلیں تو بجاتے رہو۔

۲۶ اگست کا یہ منظر ہے کہ ایک طرف تو لیسنس بریگیڈ کا لشکر ریڈ آرمی ساتھ ہمپشن سے اور کسی مقام پر پہونچنے کے لیے روانہ ہوا اور دوسری جانب مقام فیری سے ہارس ہولڈ بریگیڈ بلو آرمی روانہ ہوا۔ منزل مقصود پر ہر دو ایک ساتھ پہنچے لیکن نہ معلوم کونسی رنگ پھڑک اٹھی کہ دیدہ و ہوتے ہی لڑائی ٹھہرا دی اور بہت سے سپاہی زخمی ہوے یہ نظارہ تو دیکھنے کے قابل تھا کیونکہ نہ ہوتا تہذیب کے پتلے ہی جو ٹھہرے۔

ریاست بھوپال کے دو لاکھ روپے کا نقصان ایکو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ بعض حکام بندوبست کی وجہ سے ریاست کا دو لاکھ روپیہ کا نقصان ابتک ہو چکا ہے۔ ماشاء اللہ بڑے بڑے ہوشیار اور تجربہ کار اہلکار محکمہ بندوبست میں بھرتی ہیں لیجئے بہار لگے کل پرزے کھلنے

آیندہ رہتے۔ ان کی لیاقت ڈھونڈ کھینیگے سبکو ناک کان سے درست ہونا چاہیے۔

لاڑ جی کب رہا کیے جاینگے انگلستان کی مجلس شوریٰ میں مسٹر میکرئیس نے پنجاب کی گذشتہ شورش اور موجودہ حالت کا رپورٹ طلب کیا تھا۔ اور اس مضمون کا سوال کیا تھا کہ ان بے مینا جو لوگ جلاوطن کیے گیے ہیں اونکو اپنے وطن اصلی میں واپس لوٹنے کی کب اجازت دیجائیگی۔ مسٹر مورلی وزیر ہند مین ظاہر کیا کہ گذشتہ چند روز کی اخیر خبرون کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ صورت معاملہ کسیقدر اصلاح پذیر ہوئی ہے۔ اگر یہی حالت قائم رہی اور اس امر کا قوی یقین کردہ امورات مین شرکت نہ کرین گے اور ان حرکتون سے آیندہ احتراز کرین گے اوسوقت اونکی رہائی کا زمانہ گویا شروع ہوجائیگا۔ اور گورنمنٹ دلی طور سے اوسوقت کی منتظر ہے اور شاید سوائے گورنمنٹ کے اور کسی کو اوسوقت کا فکر اور خیال نہ ہوگا۔

اوڈیسہ مین سخت سیلاب اور طغیانی واقع ہونیکے باعث ۱۰۰ میل طول اور ۲۰ میل عرض کا ایک قطعہ زمین بالکل تباہ ہوگیا۔ باشندے خانہ بدوش اور مفلس ہوگئے۔ عورتون بچون اور مردون کی آہ و زاری دیکھی نہیں جاتی کئی روز تک اونپر فاقے گذر رہے۔ ستم زدگان کی امداد کے لیے سب ڈویژنل افسر حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں۔

جنسل کالج کے ایک ۱۵ سالہ طالبعلم کو ایک پولیس انسپکٹر کو زد و کوب کرنے کے جرم میں ۵ ضرب بید کی سزا ہوئی۔ گذشتہ دوشنبہ کو پولیس کورٹ کے ...

بمبئی: مساۃ ڈھونڈی بائی ایک ۰۰ سالہ ضعیفہ عورت ساکنہ سیوری اپنے مکان میں موجود تھی ایک کالے سانپ نے اوسے کاٹ لیا۔ تین گھنٹہ مین مساۃ مرگئی۔

گوبند داس ساکنہ چپا گلی نے پولیس کو رپورٹ کی کہ میرے خالی مکان کی الماری مین سے ۰۰۰ روپیہ کے طلائی و نقرئی زیورات چوری ہوگئے۔

مسٹر جعفر بھائی رحمت اللہ کی ایک بروہم گاڑی پیڈر روڈ پر سے جارہی تھی یکایک گھوڑا بدک کر بھاگا۔ کوچمین اپنے بکس پر سے گرا خفیف چوٹین آئین۔ گاڑی رک گئی تھی گورا ہو لینڈل کی کمپنی واقع ورکشاپ بندر کی گودام مین ۱۰۳ اروئی کے گٹھے تھے قریباً ۱۰ گھنٹے تین ہزار دو قلیہ نمبر ۲ کے پشت خفیف صدمہ پہنچا۔ علاج کے لیے اسپتال بھیجے گئے۔

نور محمد گوہر لال نامی شخص پر بجرم بلا پروانہ صاحب کمشنر آبکاری کوکین اپنے قبضہ مین رکھنے اور فروخت کرنے کے ۱۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا
ہزہائینس مہاراجہ صاحب سیندھیا ۱۰ مقابین کو لیکر ولایت بمبئی آگئے۔

ہندوستان کے مشہور شفاخانہ یونانی آگرہ
بزمیا ٹولہ (متصل مطب حکیم محمد حیات خان صاحب دہلوی) سے تمام جسمانی امراض کی مجربات و ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویات و کشتہ جات بہترین ملکی مفرحات و مقویات وغیرہ ثابت صحیح و معتبر ارزان نرخ پر ہروقت دستیاب ہوتے ہیں۔ بڑی فہرست مفت
المشتہر مہتمم شفاخانہ

جس لنگر کی ہیں کے سمندر میں غرقاب ہونے کی خبر ملی تھی اوسے ایک یوروپین غوطہ گر نے سمندر سے نکالا۔ اسکی قیمت دو ہزار ۱۱۵۰ روپیہ تھی۔

ہشیار دھا جی ایک ۲۳ سالہ ہندو مزدور جو مسٹر میں ریچرڈسن کر دوامس کے کارخانے میں ایک مشین پر کام کر رہا تھا ایک تسمہ مین الجھ گیا۔ سر اور گردن مین سخت ضرب پہنچنے کے باعث اسیوقت مرگیا۔

مرید خان ملازم ٹکسال کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ اسکی جامہ تلاشی سے ۱۲ تولہ اور خانہ تلاشی پر ۷۰ تولہ چاندی برآمد ہوئی۔

خریداران اخبار غور سے پڑھیں

ہمکو نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ بعض ناظرین کو سلطان الاخبار پنجہ بہار کے پرچے مسلسل وصول نہیں ہوتے ہم چاہتے ہیں کہ اسکا فوراً انسداد کر دیا جائے لہذا ناظرین سے التماس ہے کہ ہر شخص جسکو یہ شکایت پیش آئے ہمکو فوراً اطلاع دیا کرے جیسا کہ ملازمان دفتر کی بدعنوانی ممکن ہے ایسا ہی اہالیان پوسٹ کی دستبرد بھی غیر ممکن نہیں کیونکہ اکثر اردو انگریزی اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہیں اور سرکار ڈاکخانہ تحقیقات مین مصروف ہین مگر کافی انتظام جبھی ہوسکتا ہے کہ ناظرین اخبار بھی توجہ فرمائیں اور جب پرچہ وصول نہ ہو تو فوراً اطلاع دیا کرین اور اپنے مقامی ڈاکخانہ سے بھی دریافت کرین۔

الراقم
منیجر پنجہ بہار

اسلامی دنیا:۔ ممالک روس کے چیدہ اور سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن عنقریب سینٹ پیٹرز برگ کی جانب قومی حقوق کے مطالبہ کے لیئے جانے والا ہے۔

الاہرام نامی مصری اخبار رقمطراز ہے کہ طہران میں امین السلطنت اور اوسکے بڑے لڑکے کو بدایوں نے قتل کردیا۔ اُنکے ہمراہ اور بھی ۳ آدمی مارے گئے مگر یہ خبر اب تک سرکاری طور پر محتاج تصدیق ہے۔

ایران کے ایک شہر میں زمین کے اندر سے ایک بُت برآمد ہوا ہے جو ۳ ہزار سال قبل از ولادت مسیح بتلایا جاتا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ ایران کے کسی قدیمی بادشاہ جمشید وغیرہ کی تصویر ہے۔ اسکو ایک فرنچ کمپنی نے نکالا ہے جو آثار قدیمہ کی تحقیقات میں مصروف ہے۔

حضرت کاظم پاشا نے بذریعہ تار علیحضرت سلطان المعظم کو مطلع کیا ہے کہ ۹۰۰ کیلومیٹر تک ریل بنانی باقی ہے۔

حکومت انگلشیہ نے جزیرہ مالٹا میں دس روز کا قرنطینہ اُن لوگوں کے لیئے قائم کیا ہے جو اسکندریہ اور مصر سے بندر مالٹا میں وارد ہوا کریں۔ مصری اخباروں میں اسکے خلاف شکایت پائی جاتی ہے۔

جرمنی بینک کو ایران میں تیس سال کی مدت پر اپنا کاروبار جاری کرنے کی اجازت ملی۔

ایڈریانوپل کے اطراف میں چند مفسدوں کا ایک گروہ پیدا ہوا ہے۔ یہ بدمعاش دیہاتوں پر چھاپے مارتے رہتے ہیں۔ ترکی پولیس انکے درپے ہے۔

مراکش کے وزیر جنگ کے ماتحت ایک فوج رسولی پر حملہ کرنے کے لیئے روانہ کی گئی ہے جو تین حصوں میں منقسم ہوکر تینوں طرف سے رسولی پر حملہ کریگی۔ مراکش میں یہ خبر گرم ہے کہ وزیر حرب رسولی کی پوری گوشمالی کریگا۔

قاہرہ کے ایک بازار میں جسفعلی نامی شخص کے مکان میں سخت آتشزدگی واقع ہوئی اطراف کے دو چار مکان جل گئے۔ ۵ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔

دولت علیہ کا ارادہ ہے کہ یمن کے بعض مقامات کو جدید اسلحہ سے مضبوط کرے۔ اسلئے چند گرانڈیل توپیں آستانۂ علیہ سے آنے والی ہیں۔

والی سوریا نے باب عالی سے استدعا کی ہے کہ یہاں ایک کسٹم آفس کی سخت ضرورت ہے لہذا اجازت دی جائے۔

یونانیوں کے دماغ میں شرارت کا کیڑا کلبلا رہا ہے۔ چنانچہ ایک جماعت حال میں سرحد مقدونیہ عبور کرکے فساد مچانے کے لیئے سالونیک کے قریب آگئی۔ ترکی پولیس نے تمام مفسدوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

جناب منشی غلام نظام الدین تاجر کتب قصبہ چاندنی چوک دہلی تحریر فرماتے ہیں کہ امسال سیر گلفروشان کی نسبت عام طور سے خیال تھا کہ بہت دھوم دھام اور رونق سے ہوگی کیونکہ گذشتہ دو تین سال ایسے گذرے ہیں کہ یہ دہلی کا مشہور میلہ بالکل نہیں ہوا۔ اور ہوا تو پانی کی کمی یا بیماری کے سبب نہایت بے لطف رہا۔ اب کے خدا کے فضل سے بیماری بھی نہ تھی۔ اور بارش بھی خوب ہوئی تھی جنگل اور پہاڑ دونوں چاروں طرف سرسبز تھے۔ حوض شمسی پانی سے پُر ہوگیا تھا۔ اور جھرنا بھی جاری تھا مگر خلاف امید سیر مطلق پھیکی ہوئی۔ چہارشنبہ و پنجشنبہ (جو ہندو و مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ مقرر شدہ سیر کے دن ہیں) کو دھوپ اور گرمی کا دور دورہ تھا۔ بارش تو کجا۔ ابر کا ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہ آتا تھا۔ اسلیئے سیر میں کسی قسم کا لطف نہ آیا۔

دہلی میں بارش کی بہت ضرورت ہے بھادون کا مہینہ یونہی خشک گذرا جاتا ہے۔ لوگوں میں سخت پریشانی ہے موسم میں بھی بارش نہونے کے سبب گرمی زیادہ آگئی ہے۔ خدا تعالی رحم کرے۔

حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے اپنی مطبع حمیدیہ واقع ممبئی بھنڈی بازار میں چھپاکر دفتر اخبار مقام ممبئی سے شائع کیا۔